سوال

(28)ناخن پالش پر وضو ہو جاتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہاول پور (پاکستان) سے حاجی محمد صادق لکھتے ہیں: ایک سوال پیش خدمت ہے آپ موزوں پیرائے میں جواب لکھ کر ماہنامہ ''صراط مستقیم'' میں شائع فرمادیں

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر ناخنوں پر ناخن پالش چڑھا ہو تو کیا وضو ہو جاتا ہے؟ (یاد رہے کہ حافظ عبداللہ محدث روپڑی فتاویٰ اہل حدیث جلد دوم مسئلہ نمبر ۱ میں رقمطراز ہیں کہ وضو ہو جاتا ہے) جبکہ جمہور علماء کا فتویٰ اس کے خلاف ہے۔

نمبر(۱) اگر وضو ہو جاتا ہے تو کتاب سنت کی رو سے دلیل؟

نمبر(۲) اگر وضو نہیں ہوتا تو یقینی امر ہے کہ انہی دلائل کی روشنی میں جو وضو کو مانع ہیں 'غسل جنابت کیسے ہو سکتا ہے؟

ایسی صورت میں جب کہ غسل جنابت کے باوجود عورت پاک نہ ہو تو اس کے بطن سے پیدا ہونے والی اولاد کس زمرے میں ہو گی جب کہ نہالینے کے باوجود وہ ناپاک ہے اور اسے طہارت شرعی حاصل نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

وضو کے بارے میں احادیث سے صاف طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس کے ہر اس حصے کا تر ہونا ضروری ہے جس کا وضو میں دھونا ضروری ہے۔ اگر معمولی جگہ بھی خشک رہ جائے تو وضو نہیں ہو گا۔ نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے بارے میں جنھوں نے اپنے پاؤں اچھی طرح نہیں دھوئے تھے اور کچھ جگہ خشک نظر آتی تھی' فرمایا:

''ویل للعقاب من النار'' (مسلم مترجم جلد ا کتاب الطہارۃ باب وجوب غسل الرجلین بکمالھا ص ۳۷۷)

''کہ ان ایڑیوں کے لئے جہنم کی سزا ہے۔''

اورظاہر ہے ناخن پالش کی جب ناخن پر تہہ جم جائے تو اسے دھویا نہیں جاسکتا اور وہ جگہ خشک رہ جاتی ہے اس لئے صحیح وضو نہیں ہوگا۔ حضرت حافظ محدث روپڑیؒ کے فتوے کی دلیل آپ نے تحریر نہیں کہ انہوں نے کس دلیل سے اسے جائز قرار دیا ہے۔ اگر آپ تحریر کردیتے تو شاید ہمارے لئے مفید ثابت ہوتی۔ بہرحال احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ناخن پالش اتار کر وضو کیا جائے ورنہ شک وشبہ کی حالت میں بھی کوئی عمل صحیح طور پر ادا نہیں ہوتا۔ جہاں تک ایسی عورت کے بطن سے پیدا ہونے والی اولاد کا تعلق ہے اگر اسلامی شریعت کے مطابق نکاح کیا گیا تو وہ اولاد جائز اور حلال ہوگی۔ اس کے بارے میں کوئی کلام نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں البتہ غسل جنابت یا صحیح طہارت کے بغیر ان کی عبادت مقبول نہیں ہوگی مگر اولاد کو ناجائز قرار دینے کی کوئی دلیل ہمارے سامنے نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص120

محدث فتویٰ